© rasailojaraid.com

قطع رحمی: ایک اذیت ناک پہلو

س: میرے والد اور سسر کی بہت اچھی دوستی تھی جس کی وجہ سے والد صاحب نے ہم دونوں بہنوں کی منگنیاں چھوٹی عمر میں ہی ان کے دو بیٹوں سے کردیں۔ میری شادی منگنی کے چار سال بعد ہوگئی۔ منگنی کے وقت میری امی چھوٹی بہن کے لیے راضی نہ تھیں۔ ایک تو اُس کی عمر کی وجہ سے، دوسرا یہ کہ ہماری طرف خاندان سے باہر رشتہ کم دیا جاتا ہے۔ لیکن والد صاحب اور سسر کے اصرار پر یہ رشتے طے ہوگئے۔

شادی کے کچھ عرصے بعد میرے والد صاحب بیمار ہوئے اور اسی بیماری کے دوران انھوں نے چھوٹی بہن کے رشتے سے انکار کردیا جس پر میرے سسر ناراض ہوگئے اور مجھے بھی واپس بھیجنے کا کہا۔ مگر میں نے جانے سے انکار کردیا۔ اس پر انھوں نے کہا کہ تم اُن سے کوئی تعلق نہیں رکھو گی۔ میں نے ایسا ہی کیا۔ اسی دوران میرے والد صاحب بہت بیمار ہوگئے حتیٰ کہ ان کی وفات پر بھی مجھے جانے کی اجازت نہیں ملی۔

آج اس واقعے کو دو سال سے زیادہ کا عرصہ گزر چکا ہے، میرے سسر الحمدللہ میرے ساتھ بہت اچھے ہیں مگر ان کے دل میں اُن سب کے لیے نرمی نہیں آتی۔ وہ بظاہر مجھے کہتے ہیں کہ تم پر کوئی پابندی نہیں لیکن ساتھ ہی یہ بھی کہتے ہیں کہ بچیاں نہیں جائیں گی۔ میں اُن کو چھوڑ کر بھی نہیں جانا چاہتی اور سسر کی اجازت کے بغیر بھی جانا ٹھیک نہیں لگتا۔ اگرچہ میرے شوہر کی طرف سے مجھ پر ایسی کوئی پابندی نہیں لیکن عملاً یہ مشکلات کا باعث ہوگا۔ میری والدہ اب کافی پریشان رہتی ہیں۔ براہ مہربانی رہنمائی فرمائیں۔

ج: آپ کے سسر صاحب نے، گو وہ عموماً اچھا طرزِعمل رکھتے ہیں اور آپ نے بھی ان کے لیے تعریفی کلمات لکھے ہیں، عصبیت جاہلیہ کی بنا پر آپ کو آپ کے والد صاحب کی بیماری کے دوران ان کی عیادت اور وفات پر دعاے مغفرت میں شرکت سے محروم رکھ کر اپنے آپ پر اور آپ پر ظلم کا ارتکاب کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ انھیں معاف کرے۔ اسی بات کو صاحب قرآن نے قطع رحمی کہہ کر پکارا ہے۔ ایک مسلمان کو دوسرے مسلمان سے، خواہ کسی قسم کی رنجش کیوں نہ ہو، تین دن سے زائد

© rasailojaraid.com